سورۃ المومنون مکی ھے اور اس میں ایک سو آٹھارہ آیات اور چھ رکوع ھیں

آیاتها ۱۱۸ (۲۳) سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) رکوعاتها ۶

الجزء الثامن عشر (۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

(۱) بلاشبہ ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

(۲) (کون ایمان لانے والے؟) جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

(۳) جو لغو باتوں سے رخ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

(۴) جو زکوٰۃ ادا کرنے میں سرگرم ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾

(۵) جو اپنے ستر کی نگہداشت سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

(۶) ہاں اپنی بیبیوں سے زن شوئی کا علاقہ رکھتے ہیں، یا ان سے جو ان کی ملکیت میں آ گئیں (یعنی غلامی کی حالت میں پڑی ہوئی عورتیں جو ان کے نکاح میں آ گئیں) تو ان سے علاقہ رکھنے پر ان کے لیے کوئی ملامت نہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾

(۷) اور جو کوئی (اس معاملہ میں) اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت نکالے تو ایسی صورتیں نکالنے والے ہی ہیں جو حد سے باہر ہو گئے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾

(۸) نیز جن کا حال یہ ہے کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس رکھتے ہیں،

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾

(۹) اور اپنی نمازوں کی حفاظت میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے۔

وقف لازم

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

(۱۰) تو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنا ورثہ پانے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

(۱۱) یہ فردوس کی زندگی میراث میں پائیں گے، ہمیشہ کے لیے اس میں بسنے والے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾

(۱۲) اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا (یعنی زندگی کی ابتدا مٹی کے خلاصہ سے ہوئی)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿۱۳﴾

(۱۳) پھر ہم نے اسے "نطفہ" بنایا، ایک ٹھہر جانے اور جماؤ پانے کی جگہ میں۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ﴿۱۴﴾

(۱۴) پھر ''نطفہ'' کو ہم نے ''علقہ'' بنایا۔ پھر علقہ کو ایک گوشت کا ٹکڑا سا کر دیا، پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ پیدا کیا۔ پھر ڈھانچے پر گوشت کی تہہ چڑھا دی۔ پھر دیکھو کس طرح اسے بالکل ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا کر نمودار کر دیا! تو کیا ہی برکتوں والی ہستی ہے اللہ کی۔ پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ ﴿۱۵﴾

(۱۵) پھر (دیکھو، اس پیدائش کے بعد) تم سب کو ضرور مرنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

(۱۶) اور پھر (مرنے کے بعد) ایسا ہونا ہے کہ قیامت کے دن اٹھائے جاؤ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۷) اور (دیکھو!) یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ تمہارے اوپر (گردش کے) سات راستے بنا دیئے اور ہم مخلوق کی طرف سے غافل نہ تھے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ ﴿۱۸﴾

(۱۸) اور ہم نے ایک خاص اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا اور اسے زمین میں (حسب ضرورت) ٹھہرائے رکھا اور ہم یقیناً قادر ہیں کہ اسے (جس طرح نمودار کیا اسی طرح اڑا) لے جائیں۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ ﴿۱۹﴾ وقف لازم

(۱۹) پھر اسی پانی کی آبیاری سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغوں کو نشو و نما دے دی۔ ان باغوں میں تمہارے لیے بہت سے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض تمہارے کھانے میں کام آتے ہیں۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

(۲۰) اور وہ درخت جو طور سیناء میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت) جو چکنائی اگاتا ہے اور کھانے والوں کے لیے (نہایت اچھا) سالن۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ ﴿۲۱﴾

(۲۱) اور (دیکھو!) تمہارے لیے چارپایوں کی خلقت میں بھی بڑی ہی عبرت ہے۔ جو کچھ ان کے شکم میں بھرا ہے (یعنی ناگوار آلائشیں) اسی میں سے تمہارے لیے پینے کی (خوشگوار) چیز پیدا کر دیتے ہیں (یعنی دودھ) اور تمہارے لیے ان کے وجود میں اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔ انہی میں سے بعض تمہارے لیے غذا کا کام بھی دیتے ہیں۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۱ ۲۲

(۲۲) تم (خشکی میں) ان پر اور جہازوں پر (سمندر میں) سوار بھی ہوتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

(۲۳) اور (پھر دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف (ہدایت کے لیے) بھیجا تھا۔ اس نے کہا تھا ”بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم (بدعملی کے نتائج سے) ڈرتے نہیں؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

(۲۴) اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی، وہ یہ سن کر (لوگوں سے) کہنے لگے: یہ آدمی (حضرت نوحؑ) اس کے سوا کیا ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے؟ مگر چاہتا ہے تم پر اپنی بڑائی جتائے۔ اگر اللہ کو کوئی ایسی ہی بات منظور ہوتی تو کیا وہ فرشتے نہ اتار دیتا؟ (وہ ہماری ہی طرح کے ایک آدمی کو اپنا پیامبر کیوں بنانے لگا؟) ہم نے اپنے اگلے بزرگوں سے تو کوئی ایسی بات کبھی سنی نہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

(۲۵) کچھ نہیں بس ایک آدمی ہے، جو پاگل ہو گیا ہے، پس (اس کی باتوں پر کان نہ دھرو) کچھ دنوں تک انتظار کر کے دیکھ لو، اس کا انجام کیا ہوتا ہے“۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

(۲۶) اس پر نوح نے دعا مانگی ”خدایا! انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو تو میری مدد کر!“

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) پس ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ: ”ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ پھر جب ایسا ہو کہ ہمارے حکم کا وقت آ جائے اور تنور کے شعلے بھڑک اٹھیں (یعنی ظہور نتائج کا معاملہ پختہ ہو جائے) تو کشتی میں ہر جانور کے دو دو جوڑے ساتھ لے لے اور اپنے گھر والوں کو بھی، مگر گھر کے ایسے آدمی کو نہیں جس کے لیے پہلے فیصلہ ہو چکا۔ اور دیکھ! جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کیجئے گا۔ وہ ڈوب کر رہیں گے“۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) ”اور جب تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو جائے تو اس وقت تیری زبان سے یہ صدا اٹھے: ”ساری ستائشیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں ظالم قوم (کی معیت) سے نجات دی!“۔

وَقُلْ رَّبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) نیز یہ دعا بھی مانگیو کہ: ”خدایا! مجھے اب زمین پر اس طرح اتار کہ برکت کا اترنا ہو، اور تو سب سے بہتر جگہ دینے والا ہے!“

إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ وَّإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾

(۳۰) بلاشبہ اس واقعہ میں (سمجھنے والوں کے لیے) بڑی ہی نشانیاں ہیں، نیز یہ کہ یہاں ضرور ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں۔

ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِيْنَ ﴿٣١﴾

(۳۱) پھر ہم نے قوم نوح کے بعد قوموں کا ایک دوسرا دور پیدا کر دیا۔

فَأَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾ ع

(۳۲) ان میں بھی اپنا رسول بھیجا جو خود انہی میں سے تھا۔ (اس کی پکار بھی یہی تھی) کہ ”اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم (انکار و فساد کے نتائج بد سے) ڈرتے نہیں؟

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی اور آخرت کے پیش آنے سے منکر تھے اور جنہیں دنیا کی زندگی میں ہم نے آسودگی دے رکھی تھی (لوگوں سے) کہنے لگے: اس سے زیادہ اس کی کیا حیثیت ہے کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ جو کچھ تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے۔ جو کچھ تم پیتے ہو، یہ بھی پیتا ہے۔

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک آدمی کی اطاعت کر لی تو بس سمجھ لو تم تباہ ہوئے۔

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) (تم سنتے ہو۔ یہ کیا کہتا ہے؟) یہ تمہیں امید دلاتا ہے کہ جب مرنے کے بعد محض مٹی اور ہڈیوں کا چورہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں (موت سے) نکالا جائے گا۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) کیسی ان ہونی بات ہے جس کی تمہیں توقع دلاتا ہے۔

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) (بھلا دوبارہ زندہ ہونا کیسا؟) زندگی تو بس یہی زندگی ہے جو دنیا میں ہم بسر کرتے ہیں۔ یہیں مرتے ہیں، یہیں جینا ہے۔ ایسا کبھی ہونے والا نہیں کہ مر کر پھر جی اٹھیں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلُ ٱفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) کچھ نہیں، یہ ایک مفتری آدمی ہے جس نے اللہ کے نام سے جھوٹ موٹ بات بنا دی۔ ہم کبھی اس پر یقین لانے والے نہیں!“

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝	(۳۹) اس پر اس رسول نے دعا مانگی: ''خدایا! انہوں نے مجھے جھٹلایا، پس تو میری مدد کر!''
قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝	(۴۰) حکم ہوا ''عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ یہ اپنے کیے پر شرمسار ہوں گے۔''
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝	(۴۱) چنانچہ فی الحقیقت ایک ہولناک آواز نے انہیں آ پکڑا، اور ہم نے خس و خاشاک کی طرح انہیں پامال کر دیا۔ تو محرومی ہو اس گروہ کے لیے کہ ظلم کرنے والا ہے۔
ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝	(۴۲) پھر ہم نے ان کے بعد قوموں کے اور بہت سے دور پیدا کیے۔
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	(۴۳) کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے (سب کو قانون الٰہی کے مطابق اپنا دور پورا کرنا ہے)۔
ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝	(۴۴) پھر ہم نے لگاتار، یکے بعد دیگرے اپنے رسول بھیجے، لیکن جب کبھی کسی قوم میں اس کا رسول ظاہر ہوا معاً وہ جھٹلانے پر آمادہ ہوگئی۔ پس ہم بھی ایک کے بعد ایک کر کے انہیں ہلاک کرتے گئے اور ان کی ہستیاں (روایت کا) افسانہ بن گئیں۔ تو ان کے لیے محرومی و نامرادی ہو جو آیات حق پر یقین نہیں کرتے!
ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝	(۴۵) پھر دیکھو ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور آشکارا دلیلیں دیں۔
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝	(۴۶) اور فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا لیکن انہوں نے گھمنڈ کیا وہ سرکشوں کا گروہ تھا۔
فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝	(۴۷) وہ (آپس میں) کہنے لگے: ''کیا ہم اپنی ہی طرح کے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟ حالانکہ ان کی قوم ہمارے آگے جھکی ہوئی اور ہماری پرستار رہی ہے؟''
فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝	(۴۸) پس انہوں نے موسیٰ اور ہارون کو جھٹلایا، نتیجہ یہ نکلا کہ ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہوئے۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ	(۴۹) اور یہ بھی واقعہ ہے کہ ہم نے (اس واقعہ کے بعد) موسیٰ کو الکتاب (یعنی

يَهْتَدُوْنَ ۝

تورات) دی تھی تا کہ لوگ ہدایت پائیں۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ
اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝ ع ۱۸ ۳

(۵۰) اور (اسی طرح) ابن مریم (یعنی مسیح) اور اس کی ماں کو (اپنی سچائی کی) ایک بڑی نشانی بنایا، اور انہیں ایک مرتفع مقام میں پناہ دی جو بسنے کے قابل اور شاداب تھی۔

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

(۵۱) اے گروہ پیغمبراں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جیسے کچھ تمہارے اعمال ہوتے ہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا
رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝

(۵۲) (اور دیکھو!) یہ تمہاری امت دراصل ایک ہی امت ہے اور تم سب کا پروردگار میں ہی ہوں۔ پس (انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرو۔ (ان تمام پیغمبروں کے ذریعے جو تعلیم دی گئی، وہ یہی تعلیم تھی)

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ
حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(۵۳) لیکن لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کٹ کر الگ ہو گئے اور اپنا دین الگ الگ کر لیا اب جو جس کے پلے پڑ گیا ہے اسی میں مگن ہے۔

فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝

(۵۴) پس (اے پیغمبر!) ان منکروں کو ان کی غفلت و سرشاری میں پڑا رہنے دے۔ ایک مقررہ وقت تک (یہ اسی حالت میں رہیں گے، پھر حقیقت حال کا فیصلہ ہو جائے گا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے)۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝
نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(۵۵ و ۵۶) کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد (کی فراوانی) سے اس لیے ان کی مدد کر رہے ہیں کہ بھلائی پہنچانے میں سرگرمی دکھائیں؟ نہیں! (حقیقت حال دوسری ہی ہے، مگر) وہ شعور نہیں رکھتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
مُّشْفِقُوْنَ ۝

(۵۷) جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(۵۸) جو اپنے پروردگار کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝

(۵۹) جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی ہستی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝

(۶۰) جو (اس کی راہ میں) جتنا کچھ دے سکتے ہیں بلا تامل دیتے ہیں اور (پھر بھی) ان کے دل ترساں رہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے۔

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا

(۶۱) تو بلاشبہ یہ لوگ ہیں جو بھلائیوں کے لیے تیز گام ہیں اور یہی ہیں جو اس

سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾

راہ میں سب سے آگے نکل جانے والے ہیں!۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

(٦٢) اور ہم کسی جان پر ذمہ داری نہیں ڈالتے، مگر اتنی ہی، جتنی کی اس میں طاقت (یعنی استعداد) ہے۔ ہمارے پاس (ان سب کی حالت واستعداد کے لیے) نوشتہ ہے جو ٹھیک ٹھیک (حقیقت حال کے مطابق) حکم لگا دیتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ کسی جان کے ساتھ ناانصافی ہو!

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾

(٦٣) لیکن (اصل یہ ہے کہ) ان لوگوں کے دل اس حقیقت کی طرف سے غفلت وسرشاری میں پڑ گئے۔ ان کے اور بھی اعمال (بد) ہیں جو ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾

(٦٤) (یہ کرتے رہیں گے۔) یہاں تک کہ (ظہور نتائج کی گھڑی سامنے آجائے) جب ہم ان کے خوش حال آدمیوں کو عذاب میں پکڑ لیں گے، تو پھر اچانک دیکھو گے کہ (سرکشی کی جگہ) آہ وزاری کر رہے ہیں۔

لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾

(٦٥) ”اب آج آہ وزاری نہ کرو (اس سے کیا فائدہ؟) تم ہماری طرف سے مدد پانے والے نہیں“۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾

(٦٦) ”ایک وقت تھا کہ ہماری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں اور تم الٹے پاؤں بھاگنے لگتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

(٦٧) ”تمہارے اندر ان (کی سماعت) سے گھمنڈ پیدا ہو جاتا تھا۔ تم اپنی مجلسوں کی داستاں سرائیوں میں انہیں مشغلہ بناتے۔ تم ان کے حق میں ہذیاں بکتے تھے۔“

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

(٦٨) پھر (انہیں کیا ہو گیا ہے؟) کیا انہوں نے اس بات پر (یعنی قرآن پر) غور نہیں کیا؟ یا ان کے سامنے کوئی ایسی عجیب بات آگئی ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے سامنے نہیں آئی تھی؟

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

(٦٩) یا یہ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے، اس لیے منکر ہو گئے؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ

(٧٠) یا یہ کہتے ہیں: اسے جنون ہو گیا؟ نہیں! (ان میں سے کوئی بات نہیں

بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہو سکتی) اللہ کا رسول ان کے پاس سچائی کے ساتھ آیا، مگر ان میں سے اکثروں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ سچائی کا ماننا انہیں گوارا ہی نہیں ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾

(۷۱) اور اگر ایسا ہوتا کہ سچائی ان کی خواہشوں کی پیروی کرتی تو یقیناً آسمان و زمین اور وہ سب جو ان میں ہے یک قلم درہم برہم ہو جاتا۔ ہم نے ان کے لیے ان کی نصیحت کی بات مہیا کر دی، تو یہ اپنی نصیحت کی بات سے گردن پھیرے ہوئے ہیں۔

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

(۷۲) (اے پیغمبر!) کیا (وہ سمجھتے ہیں کہ)، تو ان سے مال و دولت کا طالب ہے؟ تیرے لیے تو تیرے پروردگار کا دیا مال ہی بہتر ہے (تو ان سے کیوں طالب زر ہونے لگا؟) وہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

(۷۳) بلا شبہ! یقیناً تو انہیں (کامیابی و سعادت کی) سیدھی راہ کی طرف بلا رہا ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

(۷۴) اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ یقیناً راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

(۷۵) اور اگر ہم ان پر (مزید) رحم کریں اور جو کچھ انہیں دکھ پہنچتے رہتے ہیں دور کر دیں تو (کیا یہ شکر گزار رہوں گے؟ نہیں) یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے اور زیادہ بڑھ چلیں گے۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

(۷۶) اور (دیکھو!) ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا بھی کیا اس پر بھی وہ اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور نہ ہی عاجزی کی۔

حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾

(۷۷) پھر جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ ہم ان پر ایک بڑے ہی عذاب کا دروازہ کھول دیں تو اس وقت اچانک متحیر ہو کر رہ جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

(۷۸) اور (دیکھو!) وہی ہے جس نے تمہارے (سننے کے) لیے کان (دیکھنے کے لیے) آنکھ (سوچنے کے لیے) دل پیدا کر دیئے، مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تم شکر بجا لاؤ۔

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

(۷۹) اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کی سطح پر ہر طرف پھیلا دیا ہے (اور

تُحْشَرُوْنَ۝ گزران و معیشت کے مختلف سامان پیدا کر دیئے ہیں) اور پھر وہی ہے جس کے حضور اکٹھا کر کے لائے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝ (۸۰) اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی کارفرمائی ہے کہ رات دن ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ۝ (۸۱) نہیں، انہوں نے تو ویسی ہی بات کہی جیسی ان سے پچھلے کہہ چکے ہیں۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۝ (۸۲) انہوں نے کہا ''جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیوں کا چورا ہو گئے تو پھر کیا ہم (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۝ (۸۳) ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے ایسی ہی بات کا وعدہ ہوتا آیا ہے۔ کچھ نہیں، پچھلے عہدوں کے افسانے ہیں۔''

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ (۸۴) (اے پیغمبر!) ان (منکروں) سے کہہ دے: اچھا! اگر تم جانتے ہو، تو بتلاؤ، زمین اور وہ تمام مخلوقات جو اس میں ہیں کس کے لیے ہیں؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۝ (۸۵) وہ فوراً کہیں گے: ''اللہ کے لیے''۔ تو کہہ: پھر کیا ہے؟ کہ تم غور نہیں کرتے!

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝ (۸۶) تو ان سے پوچھ وہ کون ہے جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار ہے اور (جہاں داری کے) عرش عظیم کا مالک ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۝ (۸۷) وہ فوراً کہیں گے: ''یہ سب کچھ تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ تو کہہ: ''پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (شرک و انکار کے نتیجہ سے) ڈرتے نہیں!

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ (۸۸) تو ان سے پوچھ: اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ وہ کون ہے جس کے قبضے میں تمام چیزوں کی بادشاہی ہے اور وہ سب کو پناہ دیتا ہے، اور کوئی نہیں جو اس سے اوپر پناہ دینے والا ہو؟''

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ۝ (۸۹) وہ فوراً کہیں گے: یہ صفتیں تو اللہ ہی کے لیے ہیں۔ تو کہہ: ''پھر یہ کیا ہے کہ تمہاری عقل ماری گئی؟''

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۹۰

(۹۰) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے سچائی انہیں جتلا دی اور یہ اپنے (انکار و ادعاء میں) قطعاً جھوٹے ہیں!

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۹۱

(۹۱) نہ تو اللہ نے کسی ہستی کو اپنا بیٹا بنایا، نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہو سکتا ہے۔ اگر ہوتا تو ہر معبود اپنی ہی مخلوق کی فکر میں رہتا اور ایک معبود دوسرے معبود پر چڑھ دوڑتا۔ اللہ کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۹۲ ع ۱۵/۵

(۹۲) وہ غیب اور شہادت دونوں کا جاننے والا ہے (یعنی محسوسات اور غیر محسوسات سب کا جاننے والا ہے۔ اس کے لیے کوئی چیز غیر محسوس نہیں) انہوں نے جو کچھ شرک کی باتیں بنا رکھی ہیں وہ ان سب سے بالاتر ہے!

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝۹۳ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۹۴

(۹۳،۹۴) (اے پیغمبر!) تو کہہ: ''خدایا! جن باتوں کا تو نے وعدہ کیا ہے، اگر ان کا ظہور میرے سامنے ہونے والا ہے تو خدایا! مجھے اس گروہ میں نہ رکھیو جو ظالم گروہ ہے!''

وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝۹۵

(۹۵) اور ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ جن جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا ہے انہیں (تیری زندگی ہی میں ظاہر کر کے) تجھے دکھا دیں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝۹۶

(۹۶) (اے پیغمبر!) برائی کو برائی سے نہیں، بلکہ ایسے طرز عمل کے ذریعہ دور جو بہتر طرز عمل ہو دور کر (یعنی عفو و درگذر کر کے)۔ ہم ان باتوں سے بے خبر نہیں جو یہ تیری نسبت کہتے رہتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝۹۷

(۹۷) تیری دعا (ہمارے حضور یہ) ہو کہ: خدایا! میں شیطانی وسوسوں سے تیرے دامن میں پناہ لیتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝۹۸

(۹۸) میں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝۹۹

(۹۹) (ان منکروں کا حال ایسا ہی رہے گا) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سرہانے موت آ کھڑی ہو گی تو اس وقت کہنے لگے گا ''خدایا! مجھے پھر (دنیوی زندگی میں) لوٹا دے۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ١٠٠

(۱۰۰) کہ زندگی کے جو موقعے میں نے کھو دیئے شاید (اس دفعہ) ان میں نیک کام کر سکوں۔“ حکم ہوگا: ”ہرگز نہیں! یہ محض ایک کہنے کی بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے (اب ایسا ہونے والا نہیں) ان لوگوں کے (مرے) پیچھے ایک آڑ ہے جو اس دن تک رہے گی کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں“

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ١٠١

(۱۰۱) پھر جب وہ گھڑی آجائے گی کہ نرسنگا پھونکا جائے (یعنی تمام انسانی ہستیوں کو دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے اور اکٹھا ہو جانے کا حکم ہو) تو اس دن نہ تو ان لوگوں کی باہمی رشتہ داریاں باقی رہیں گی نہ کوئی ایک دوسرے کی بات ہی پوچھے گا۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٠٢

(۱۰۲) اس دن جن لوگوں (کے نیک عملوں) کا پلا بھاری نکلا بس وہی ہیں جو کامیاب ہوں گے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ١٠٣

(۱۰۳) اور جن کا پلا ہلکا ہوا تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو بربادی میں ڈال دیا، ہمیشہ جہنم میں رہنے والے!

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ١٠٤

(۱۰۴) آگ کے شعلوں کی لپیٹ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی۔ وہ ان میں منہ بگاڑے پڑے ہوں گے۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ١٠٥

(۱۰۵) کیا ایسا نہیں ہو چکا ہے کہ میری آیتیں تمہارے آگے پڑھی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلاتے رہتے تھے؟ (ان سے یہ بات کہی جائے گی)۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ١٠٦

(۱۰۶) وہ کہیں گے: ”اے ہمارے پروردگار! دراصل ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہمارا گروہ گمراہوں کا گروہ تھا۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ١٠٧

(۱۰۷) اب ہمیں اس حالت سے نکال دے! اگر ہم پھر ایسی گمراہی میں پڑیں تو بلاشبہ نافرمان ہوئے۔

قَالَ اخْسَـُٔـوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ١٠٨

(۱۰۸) اللہ فرمائے گا: جہنم میں جاؤ اور زبان نہ کھولو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

(۱۰۹) ہمارے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا: خدایا! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تجھ سے بہتر رحم کرنے

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	والا کوئی نہیں!
فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	(۱۱۰) لیکن تم نے انہیں اپنے تمسخر کا مشغلہ بنالیا تھا۔ یہاں تک کہ اس مشغلے نے ہماری یاد بھی بھلادی تھی۔ تم ان لوگوں کی باتوں پر ہنسا کرتے تھے۔
اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	(۱۱۱) آج دیکھو! ہم نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دے دیا۔ وہی ہیں جو فیروز مند ہوئے۔''
قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	(۱۱۲) ان سے کہا جائے گا: تمہیں خیال ہے۔ زمین میں کتنے برس تک رہے؟
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾	(۱۱۳) وہ کہیں گے: بس ایک دن یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ (ہمیں ٹھیک وقت کا اندازہ نہیں) ان سے پوچھو جو گنتے رہے ہیں۔
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	(۱۱۴) ان سے کہا جائے گا: ہاں تمہارا زمین میں رہنا اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک بہت ہی تھوڑے زمانہ کا رہنا۔ کاش تم نے یہ بات جانی ہوتی!''
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾	(۱۱۵) کیا تم خیال کرتے ہو، ہم نے تمہیں بیکار کو پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں؟
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾	(۱۱۶) اللہ کہ بادشاہ حقیقی ہے، ایسی بات کرنے سے پاک و بلند ہے وہ کہ (آدمیوں کو بیکار پیدا کرے) کوئی معبود نہیں ہے مگر اسی کی ذات، جہاں داری کے تختِ عزت کا مالک!
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	(۱۱۷) اور جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے (من گھڑت) معبود کو پکارتا ہے تو اس کے پاس اس کے لیے کوئی دلیل نہیں۔ اس کے پروردگار کے حضور اس کا حساب ہونا ہے۔ یقیناً کفر کرنے والے کبھی کامیابی نہیں پائیں گے!۔
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ۶	(۱۱۸) اور (اے پیغمبر!) تو کہہ: ''خدایا! بخش دے ، رحم فرما! تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔''